السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں ایک شوہر دیدہ عورت سے شادی کرنا چاہتا ہوں 'میرے والد راضی ہیں عورت اوراس کے گھر والے بھی اس شادی سے متفق ہی 'مگر میری والدی اس سے متفق اورراضی نہیں ہیں ۔ توکیا والدہ کی رضامندی سے قطع نظر میں اس عورت سے شادی کرلوں یا نہ کروں ؟ اورکیا شادی کرنے کی صورت میں میں اپنی والدہ کانافرمان شمار ہوں گا ؟ راہنمائی فرمائیں ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

والدہ کا حق بہت عظیم ہے اوراس سے نیکی کرنا اہم واجبات میں سے ہے ۔ لہذا میں آپ کو نصیحت یہ کرتا ہوں کہ آپ اس عورت سے شادی نہ کریں 'جسے آپ کی والدہ پسند نہیں کرتی 'کیونکہ لوگوں میں سے آپ کی سب سے زیادہ آپ کی والدہ ہی ہیں ۔ ممکن ہے کہ انہیں اس عورت کے کچھ ایسے عادات وخصائل کا علم ہو جو آپ کے لیے نقصان دہ ہوں اور پھر اس کے سوا عورتیں اور بھی بہت ہیں ۔ (عورتوں کی کوئی کمی نہیں) اورارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ يَجعَل لَهُ مَخرَجًا ٢ وَيَرزُقهُ مِن حَيثُ لا يَحتَسِبُ... ٣ ... سورة الطلاق

''اور جو کوئی اللہ سے ڈرے گا تو وہ اس کے لیے (رنج ومحن سے) مخلصی کی صورت پیدا کردے گا اوراس کو ایسی جگہ سے رزق دے گا جہاں سے (وہم و) گمان بھی نہ ہو۔ ''

بلاشبہ والدہ سے نیکی بھی تقویٰ ہے 'الا یہ کہ والدہ اہل دین میں سے نہ ہو اور منگیتر اہل دین میں سے ہو تو پھر اس صورت میں والدہ کی اطاعت لازم نہیں ہے 'کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے :

(-انما الطاعة فی المعروف)) (صحیح البخاري 'اخبار الاحاد 'باب ماجاء فی اجازة خبر الواحد۔ ۔ ۔الخ 'ح : ٧٢٥٧ و صحیح مسلم 'الامارة 'باب وجوب طاعة الامراء فی غیر معصیة۔ ۔ ۔الخ 'ح : ١٨٤))

''اطاعت وفرمانبرداری صرف نیکی میں ہے۔ ''

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی رضا کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کے لیے اس کام کو آسان فرمادے جس میں آپ کی بہتری اور آپ کے لیے دین ودنیا کی سلامتی ہو۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص211

محدث فتویٰ